فکرونظر.......... اسلام آباد جلد: ۴۲، ۴۳ شمارہ: ۴، ۱

بریلوی علماء اور خدمتِ حدیث (اجمالی جائزہ)

ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس ☆

علمائے اہل سنت (بریلوی مکتبہ فکر) کی خدمات حدیث کا جائزہ تین جہتوں سے لیا جاسکتا ہے:

الف۔ تصنیفی خدمات

ب۔ اہل سنت کے مختلف رسائل و جرائد میں حدیث سے متعلق مختلف موضوعات پر شائع ہونے والے علمی اور فکری مضامین

ج۔ مختلف مدارس میں ہونے والے دورۂ ہائے حدیث

(ا) تصنیفی خدمات

فن حدیث کی کئی شاخیں ہیں۔ علمائے اہل سنت نے مختلف پہلوؤں پر جو کام کیا اس کو اس طرح تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ شروح احادیث ۲۔ تراجم کتب احادیث

۳۔ حجیت حدیث ۴۔ اصول حدیث

۵۔ مختلف موضوعات پر احادیث کے مجموعے

۶۔ متفرق موضوعات

بریلوی مکتبۂ فکر کی نسبت الشیخ مولانا احمد رضا خانؒ سے ہے۔ آپ کا تعلق چونکہ بریلی سے تھا اس لیے آپ کی فکر کے مقلدین و مؤیدین بریلوی کہلائے۔ آپؒ حنفی المسلک تھے اور علم وفضل کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے، آپؒ کے متعلق محدث کچھوچھوی لکھتے ہیں:''جتنی حدیثیں فقہ کی ماخذ ہیں ہر وقت اعلیٰ حضرت کے پیش نظر اورجن حدیثوں سے فقہ حنفی پر بظاہر زد پڑتی ہے ہر وقت ازبر۔ علم حدیث کا سب سے نازک شعبہ اسماء الرجال کا ہے۔ اعلیٰ حضرت کے سامنے کوئی سند پڑھی جاتی اور راویوں کے بارہ میں دریافت کیا جاتا تو ہر راوی کی جرح و تعدیل کے جو الفاظ فرما دیتے اٹھا کر

☆ لیکچرار شعبہ اسلامیات جی سی یونیورسٹی، لاہور

دیکھا جاتا تو تقریب و التھذیب میں وہی الفاظ مل جاتے۔"(۱)

آپ کی حدیث کے متعلق کتب ۷۷ ہیں ۔ ان میں سے ۴۰ مختلف کتب احادیث کے حواشی ہیں۔(۲)

فتاوی رضویہ جو آپ کا عظیم علمی شاہکار ہے ،میں ۳۵۹۱ احادیث ہیں۔(۳) فتاویٰ رضویہ کی ۱۲ جلدوں اور آپ کی دیگر ۳۶۰۰ کتب سے احادیث اکٹھی کرکے "المختار الرضویہ من الاحادیث النبویہ والآثار المرویہ" کے نام سے مقدمہ اور فہارس سمیت ٦ جلدوں میں مرکز اہل سنت گجرات بھارت سے ۲۰۰۱ء میں شائع ہوئی۔

جامعہ نوریہ رضویہ بریلی کے محمد حنیف رضوی نے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ کتاب کی ابتداء میں عربی خطبہ ہے جس میں الشیخ احمد رضا خاں نے احادیث سے متعلقہ ۸۰ اصطلاحات کا ذکر کیا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا منفرد خطبہ ہے۔

جن کتابوں پر آپ نے حواشی لکھے ان میں سے چند درج ذیل ہیں: کتب ستہ،کنزالعمال، الترغیب و الترھیب،سنن دارمی، نیل الاوطار، فتح الباری، عینی اور دیگر۔

کتب اسماء الرجال میں سے تذکرۃ الحفاظ، تقریب، تہذیب التھذیب، میزان الاعتدال، وغیرہ پر حواشی لکھے۔

درج ذیل رسائل میں معرفت حدیث اورطرق حدیث پر جامع گفتگو کی:

۱۔ منیرالعین فی حکم تقبیل الابھامین

۲۔ الھاد الکاف لاحادیث العفاف

۳۔ مدارج طبقات الحدیث

٤۔ الفضل الموھبی فی معنی اذا صح الحدیث فھو مذھبی

٥۔ الروض البھیج فی آداب التخریج

اسی طرح مختلف موضوعات پر احادیث جمع کیں جیسے الاحادیث الراویہ لمدح الامیر معاویہ، اسماع الاربعین فی شفاعۃ سیدالمحبوبین،النجوم الثواقب فی تخریج الکواکب (فضیلت علم کی احادیث کی تخریج)۔

(۱) شروح کتب احادیث

ذیل میں علمائے اہل سنت کی لکھی گئی کتب احادیث کی مختلف شروح (مکمل، نامکمل، مطبوع، غیرمطبوع) کا اجمالی تذکرہ درج کیا جاتا ہے۔

(i) تفہیم البخاری

شارح: علامہ غلام رسول رضوی رحمہ اللہ علیہ (۴)

(۱۱ جلد مکمل)

تفہیم البخاری کے شارح اپنے اسلوب کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''بندہ مسکین نے یہ التزام کیا ہے کہ حدیث اگرچہ متکرر ہی ہو کا با محاورہ ترجمہ اور مقتضٰی حال کے مطابق وضاحت کرتے ہوئے تطویل سے احتراز کیا ہے۔ جبکہ اہم مقامات میں مناسب تفصیل ذکر کی ہے اور حدیث، ترجمہ، اور وضاحت کا ایک ساتھ ذکر کیا ہے اور وضاحت میں شروح بخاری میں سے عمدۃ القاری، فتح الباری، ارشاد الساری، اور الکواکب الداری سے اقتباس کے ساتھ ساتھ دیگر شروح حدیث سے بھی ماخوذ فوائد کے علاوہ کچھ زوائد بھی ذکر کئے ہیں جن سے نفس حدیث کی تفہیم ہوجاتی ہے اور اس بات کا خیال کیا گیا ہے کہ تفہیم میں بقدر ضرورت ائمہ کرام کے مسالک کی وضاحت کرکے حنفی مذہب کے مطابق جامع تشریح کی جائے تاکہ حنفی مسلک کے مطابق حدیث سمجھنے میں اشکال نہ رہے اس لئے اس کو تفہیم البخاری سے موسوم کیا ہے۔'' (۴۔الف)

(ii)

نزهة القاری شرح صحیح البخاری

شارح: مولانا مفتی شریف الحق امجدی (۵)

(۵-جلد مکمل)

مصنف نے انداز تحقیق کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

۱۔ ابواب کا بالکل ذکر نہیں کیا اس لئے کہ پھر احادیث کو مکرر لانا ضروری ہو جاتا۔ مگر اہم ابواب پر شرح میں کلام پورا پورا مذکور ہے۔ نیز ابواب کے ذکر سے جو فائدہ تھا وہ ایک عنوان احکام مستخرجہ قائم کرکے پورا کردیا گیا ہے۔

۲۔ جو حدیث جن صحابی سے مروی ہے ان کے حالات بالالتزام بیان کردیئے ہیں کہیں کہیں بعض تابعین کا بھی ذکر آ گیا ہے۔

۳۔ ہر حدیث پر نمبر لگایا ہے اور حدیث کے اہم مضمون کو سامنے رکھ کر اس کا ایک عنوان بھی قائم کر دیا ہے۔

۴۔ حدیث بخاری شریف میں کہاں کہاں ہے اور صحاح ستہ میں کہاں کہاں ہے اس کے حوالے بھی حاشیے میں دے دیئے ہیں۔ عینی میں اس کی تفصیل ہے مگر علامہ عینی صرف کتاب کا حوالہ دیتے ہیں۔ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ یہ حدیث کس کتاب میں ہے حدیث کی تلاش میں دشواری کم ہو جاتی ہے مگر مقصد تک رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس لئے شارح نے باب کا بھی حوالہ دیدیا ہے۔

۵۔ شارح شروع میں صرف ابواب لکھ دیتا تھا مگر بعد میں بعض اعزہ کے اصرار پر بخاری کے صفحات کا بھی اضافہ کر دیا ہے لیکن دوسری کتابوں کے حوالے میں اس کا التزام نہ کرسکا۔ البتہ بعد میں "المعجم المفهرس لالفاظ الحديث" سے حوالے نقل کردیئے ہیں اس سلسلے میں آپ کو اعداد ملیں گے۔ ان کا حل یہ ہے کہ مسلم شریف کے حوالے میں یہ حدیث کا نمبر ہے۔ مثلاً یہ لکھا ہے :ایمان-۵ تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ کتاب الایمان کی پانچویں حدیث۔ مسلم کے علاوہ بقیہ کتابوں میں یہ ابواب کے نمبر ہیں مثلاً ابوداؤد، طهارة-۵ لکھا ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کتاب الطھارت کے پانچویں باب میں یہ حدیث ہے۔ اس سے بھی قارئین کے لیے بہت آسانی ہو جائے گی۔

یہ پانچ اہم خصوصیت اس شرح کی ہیں۔ بقیہ وہ عام باتیں جو شرح میں ہونی چاہئیں ان سب کو بقدر ضرورت بیان کر دیا گیا ہے۔ اختلافی مباحث میں، میں نے بھرپور کوشش کی ہے کہ لہجہ تلخ و ترش نہ ہو۔ البتہ مقدمے میں ،میں نے تین باتیں بالقصد اضافہ کی ہیں۔ ایک ''مسامحات بخاری'' دوسری ''حضرت امام اعظم کی مختصر سوانح حیات'' اور تیسری ''فقہ حنفی کا تعارف''۔ اس کی کیا ضرورت تھی یہ وہیں مذکور ہے۔[۶]

(iii) فیوض الباری

شارح: علامہ سید محمود احمد رضوی[۷]

(۷-جلد نامکمل)

شارح نے اپنے انداز فکر کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے: ''ان اوراق میں احادیث بخاری کی

تفہیم و ترجمانی کی جو کوشش کی گئی ہے اس کا نام ''فیوض الباری'' تجویز کرتا ہوں اوراس میں امور ذیل کا خیال رکھا گیا ہے:

۱۔ حدیث کا لفظی ترجمہ

۲۔ الفاظ حدیث کی حسب ضرورت لغوی تحقیق

۳۔ حدیث کے مسائل واحکام کی تفصیل

۴۔ ائمہ اربعہ کا حدیث زیربحث سے استدلال اور ان کے مابین اختلاف آراء کے دلائل کی وضاحت۔

۵۔ امام نے ہر حدیث کو پوری سند سے لکھا ہے۔ میں نے بوجہ اختصار ابتدائی سند کو حذف کر دیا ہے۔

۶۔ امام ایک ہی حدیث کو متعدد عنوانات کے ماتحت متعدد بار ذکر کرتے ہیں میں نے بخاری کا ہرعنوان قائم رکھا ہے، البتہ حدیث مکرر کو صرف ایک ہی جگہ ذکر کیا ہے۔

۷۔ جس عنوان میں حدیث مکرر آتی ہے وہاں میں نے اس کی مناسبت بلکہ بعض اوقات اس کے جملے بھی لکھ دیئے ہیں اور یہ بھی تصریح کردی ہے کہ یہاں حدیث مکرر ہے اس کو ترک کیا گیا ہے۔

۸۔ ایک جگہ اگر کوئی حدیث مختصر مذکور ہے اور دوسری جگہ مفصل ہے تو مفصل حدیث کو دوبارہ جہاں وہ آتی ہے ضرور باقی رکھا ہے۔ اسی طرح جس مکرر حدیث میں کوئی لفظ ایسا درج ہے جس سے نیا مسئلہ معلوم ہوتا ہے تو ایسی حدیث کو بھی جہاں وہ آئی ہے باقی رکھا ہے''۔(۸)

(iv) منہاج البخاری

شارح: علامہ معراج الاسلام(۹)

(۲-جلدنامکمل)

شارح نے طرز تالیف کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے: چنانچہ مسلسل غور وفکر اور تجربہ کے بعد جو امور و امتیازات سمجھ میں آئے اور پھر بعد میں ان کی پابندی بھی کی گئی وہ یہ تھے:

۱۔ بخاری شریف کے ہر باب کی ما قبل باب کے ساتھ ایک علمی و فکری مناسبت اور اچھوتی ہم آہنگی ہوتی ہے جو دونوں کا سنگم اور نقطۂ اتصال ہوتی ہے جب وہ غور و تدبر کے بعد سمجھ میں آجائے تو انسان عجب فکری لذت محسوس کرتا ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ علیہ کی فنی مہارت، جودت طبع اور

رفعتِ تخیل کی داد دیتا ہے اور ان کی علمی عظمت و برتری کا قائل ہو جاتا ہے۔

شرح میں یہ امتیاز قائم رکھنے کی شعوری کوشش کی گئی ہے کہ ابواب کی مناسبت پوری تفصیل سے بیان کی جائے تاکہ طلباء کی فکری پرورش ہو اور ان کی نظر کے گوشے پھیلیں اور وہ اس حقیقت سے آگاہ ہوں کہ حضرت امام نے ایک کے بعد دوسرا باب یونہی سوچے سمجھے بغیر قائم نہیں کر دیا بلکہ اس کے پیچھے، حکمت و بصیرت اور غور و تدبر کی خاصی مقدار اور باقاعدہ شعوری کوشش کار فرما ہے جس نے اسے وہاں جگہ دی ہے۔

۲۔ بخاری شریف صرف حدیث کی کتاب نہیں بلکہ عظیم عربی ادب کی بھی امین اور فصیح وبلیغ الفاظ و تراکیب کی قاموس اورمسلمہ دستاویز ہے۔ اگر اسے ادبی نقطہ نظر سے بھی پڑھا جائے تو انسان کے ذخیرۂ الفاظ میں بے پناہ اورخاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ اس لیے شرح میں مشکل الفاظ کی تشریح و توضیح اور محاورہ و لغت کے تناظر میں اس کی تفہیم کی طرف بطور خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ طلباء اور عام قارئین علیٰ وجہ البصیرت الفاظ کے معانی اور ان کی گہرائی سے آگاہ ہوں اوران کا علم رٹہ بازی تک محدود نہ رہے۔

۳۔ بعض اوقات ایک حدیث کسی خاص موقعہ پر بیان کی گئی ہوتی ہے جس کا ایک خاص پس منظر ہوتا ہے جو اگر نگاہوں کے سامنے نہ ہو تو حدیث پاک کے مفہوم کا ایک دھندلا سا نقش اور مجمل سا خاکہ تو ذہن میں آجاتا ہے مگر معنی سمجھ میں آجانے کے باوجود ایک نامعلوم سی تشنگی باقی رہتی ہے جسے کچھ نام نہیں دیا جا سکتا۔

قاری کے اطمینان کے لیے ایسی احادیث کو مکمل شرح و وضاحت اور پورے پس منظر سمیت پیش کیا ہے تاکہ ذہنوں کو جلاء نصیب ہو اور کسی قسم کی تشنگی اور پیاس باقی نہ رہے اور ہر اعتبار اور ہر پہلو سے پڑھنے والے کی تسلی ہو جائے۔

۴۔ "ترجمة الباب" یعنی احادیث کے عنوانات، بخاری شریف کی امتیازی خصوصیت ہیں جن میں حکمت وبصیرت کی ایک دنیا آباد ہوتی ہے اور حضرت امام اس میں ایسے ایسے رموز بیان فرماتے ہیں جو علم و معرفت کا خزانہ اور مجتہدانہ بصیرت کا شاہکار ہوتے ہیں۔

چنانچہ "ترجمة الباب" میں حقائق وبصائر کی طرف خصوصی توجہ دی گئی ہے تاکہ جہاں اس کے مفاہیم و معانی اور اسرار و نکات سمجھ میں آجائیں وہاں بعد میں آنے والی حدیث کا مرکزی نقطہ اور اسے وہاں ذکر کرنے کا سبب بھی سامنے آجائے اور پتہ چل جائے کہ حدیث پاک سے کون سا مسئلہ

اور نکتہ مستنبط کیا گیا ہے۔

۵۔ حضرت امام بخاریؒ شافعی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس حوالے سے وہ ایک خاص نقطۂ نظر کے مالک ہیں اور آزادانہ اس کی تائید و حمایت کا حق اپنے لیے ہر جگہ محفوظ رکھتے ہیں ۔ایک مجتہد اورعظیم فقیہہ کی حیثیت سے جس کا انہیں پورا پورا حق پہنچتا ہے۔ چنانچہ وہ احناف پر تعریض و تنقید اور اپنے مسلک کی تائید کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے جس کا ان دوستوں پر جو حنفی مسلک کے پیروکار ہیں بعض اوقات منفی اثر مرتب ہوتا ہے اور ان کی علمی حوصلہ شکنی ہوتی ہے حالانکہ اس کا اصل سبب یہ ہوتا ہے کہ اپنے مسلک کے بارے میں ان کی معلومات مکمل نہیں ہوتیں اور وہ اپنے دلائل و براہین سے ناواقف ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں امام بدرالدین عینی کی خدمات قابل قدر اور نہایت شاندار ہیں۔ وہ فقہ حنفی کی اس انداز سے تائید و ترجمانی کرتے ہیں کہ تمام شکوک و شبہات رفع ہوجاتے ہیں اور یہ مسلک اپنی تائیدات کے ساتھ نکھر کر سامنے آجاتا ہے۔کوشش یہ کی گئی ہے کہ امام بدرالدین عینی کی علمی خدمات اور مساعی جمیلہ سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے اور ان کے فیوض و برکات سے خوشہ چینی کرتے ہوئے حنفی مکتب فکر کی ترجیحی بنیادوں پر ترجمانی کر دی جائے تاکہ احناف کو اپنے علمی و فکری ذخیرے اور دلائل و براہین کے مراجع سے آگاہی ہو اور وہ اس حقیقت سے باخبر ہوں کہ اپنے مسلک کی تائید کے لیے ان کے پاس جو احادیث کا ذخیرہ اورعظیم الشان خزانہ ہے وہ انتہائی گرانمایہ اور قابل قدر ہے اور اس لائق ہے کہ اسے ذہنوں اور سینوں کے نہاں خانوں میں محفوظ کیا جائے اور اپنے افکار و دلائل کے لیے ان سے روشنی حاصل کی جائے۔ اس حوالے سے آپ اس کوشش کو عمدۃ القاری کا ضروری ملخّص اورحسین خلاصہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

۶۔ حضرت امام بخاریؒ صرف عالی پایہ محدث ہی نہیں بلکہ نقاد محقق بھی ہیں۔فن تنقید کے امام اور علم الجرح و التعدیل کے موجد بھی ہیں۔ اس میدان میں ان کی بصیرت، ژرف نگاہی اور بالغ نظری بعد والوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ ان ہی کے وضع کردہ اور بنائے ہوئے اصولوں کی روشنی میں وہ اپنی راہِ عمل متعین اور کسی بھی حدیث کے بارے میں اپنا فیصلہ دیتے ہیں۔

چنانچہ جامع صحیح میں جہاں جہاں حضرت امام بخاریؒ نے امام فن کی حیثیت سے کسی موضوع پر نقد و تبصرہ فرمایا ہے یا کسی نکتے یا فن کی بلندیوں اور حکمتوں کو چھوتے ہوئے کوئی خیال افروز بحث کی ہے تو اسے تشنہ نہیں چھوڑا گیا بلکہ اس علمی موضوع کو شرح و بسط کے ساتھ علمی اسلوب ہی میں بیان

کیا گیا ہے اور اس میدان میں بخاری کی خصوصیات کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ اہل علم جان لیں وہ صرف علم الحدیث ہی کی ایک بے نظیر کتاب نہیں بلکہ فنی نقطہ نظر سے بھی ایک بے نظیر کتاب ہے اور منفرد فنی کمالات کی حامل ہے۔

۷۔ تراجم ابواب اوراحادیث کی شرح کے لیے ایسی ترتیب کی ضرورت تھی جس سے قاری کو بآسانی پتہ چل سکے کہ ''ترجمة الباب'' کی شرح ختم ہوگئی ہے اور اب اس کے بعدحدیث کی شرح شروع ہوگئی ہے۔ نیز دونوں قسم کی تشریحات کے لیے مستقل عنوانات بھی درکار تھے تاکہ باب اور حدیث کا ایک خاکہ قاری کے ذہن میں محفوظ رہے۔

چنانچہ باب اور حدیث کے الفاظ اور پیچیدہ معانی کی وضاحت کے لیے ایک مستقل عنوان رکھا گیا ہے۔ ''شرح الفاظ وبیان معانی'' اس کے بعد مضامین حدیث کی وضاحت کے لیے جو عنوان تجویز کیا گیاہے وہ ہے ''حدیث کی مزید شرح'' یااسی سے ملتے جلتے عنوانات ہیں۔ (۱۰)

(V) انوارِ غوثیہ شرح الشمائل النبویة

شارح: مولانا محمد امیرشاہ قادری گیلانی

(۱-جلد مکمل)

اسکی امتیازی خصوصیات اور مآخذ و مصادر لکھتے ہوئے ڈاکٹر مسعود احمد رقمطراز ہیں: ''حضرت مولانا الحاج محمد امیرشاہ قادری گیلانی نے اس شرح کو لکھتے وقت خصوصیت سے مندرجہ ذیل عربی شروح کو سامنے رکھا ہے:

۱۔ جمع الوسائل فی شرح الشمائل(ملا علی قاریؒ)
۲۔ شرح الشمائل المحمدیہ (عبدالرؤف المناویؒ)
۳۔ المواہب الدنیة علی الشمائل المحمدیة (ابراہیم بن محمد البیجوریؒ)
۴۔ الاتحافات الربانیة بشرح الشمائل المحمدیة(احمدعبدالجواد الدومیؒ)

مندرجہ بالا شروح کے علاوہ مندرجہ ذیل مآخذ سے بھی استفادہ فرمایا ہے:

۱۔ ولی الدین ابی عبداللہ (اکمال فی اسماء الرجال)
۲۔ خصائص الکبریٰ (جلال الدین سیوطیؒ)
۳۔ شفا شریف (قاضی عیاضؒ)

۴۔ شرح صحیح البخاری (شاہ محمد غوثؒ)

۵۔ اصول حدیث (شاہ محمد غوثؒ)

۶۔ مظاہر حق (نواب قطب الدین خانؒ)

۷۔ درج الدررفی اصولِ حدیث خیرالبشر (حافظ علی احمد جانؒ)

۸۔ حلاوۃ المتعلمین (قاضی محمد عاقل بن شیخ محمد خاکیؒ)

۹۔ خزائن العرفان (مولانا نعیم الدین مراد آبادیؒ)

۱۰۔ خصائل نبوی (محمد زکریا سہارنپوریؒ)

حضرت شاہ صاحب مدظلہ العالی نے شیخ احمد عبدالجواد الدومی کی عربی شرح الاتحافات الربانیہ کی طرز پر اپنی شرح مدون فرمائی ہے اور بعض دوسری خصوصیات اور امتیازات اس پر مستزاد ہیں۔ اپنی تمام ظاہری اور باطنی خوبیوں کی وجہ سے اس کو اردو تراجم و شروح میں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔

شرح انوارِ غوثیہ کے امتیازات و خصوصیات یہ ہیں:

۱۔ مترجم و شارح متبحر عالم ہی نہیں خانقاہ نشیں عارف کامل بھی ہیں۔

۲۔ ترجمہ و شرح کے ساتھ شمائل ترمذی کا مکمل متن شائع کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت شاہ محمد غوث پشاوری علیہ الرحمہ (م۱۱۵۲ھ/۱۷۳۹ء) کے عربی رسالہ اصولِ حدیث (مع ترجمہ اُردو) بھی شامل کیا گیا ہے۔

۳۔ ترجمہ بامحاورہ اور سلیس ہے جبکہ حضرت شاہ صاحب مدظلہ العالی کی مادری زبان پشتو ہے۔ جابجا عربی، فارسی اور اردو اشعار بھی دیے گئے ہیں۔

۴۔ مشکل عربی لغات کو حل کیا گیا ہے جس سے عربی اور اردو سمجھنے والے مستفید ہو سکتے ہیں۔

۵۔ مختلف مستند عربی شروح کی روشنی میں شرح لکھی گئی ہے جو عالمانہ ہی نہیں، عارفانہ بھی ہے۔

۶۔ مختلف مکاتب فکر کے علماء کے اقوال سے بھی استدلال فرمایا ہے جس سے حضرت شاہ صاحب مدظلہ العالی کی اعتدال پسندی نمایاں نظر آتی ہے۔

۷۔ تمام راویوں کے متعلق مستند حالات حواشی میں لکھ دیئے گئے ہیں۔

۸۔ ہر باب کے آغاز میں اس کا خلاصہ اور مقصد بیان کر دیا گیا ہے۔

۹۔ شرح کے ذیل میں اہل السنۃ والجماعۃ کے مقاصد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱۰۔ مختلف احادیث کے ضمن میں فقہی مسائل اور طبی نکات بھی حل کر دیئے گئے ہیں۔

۱۱۔ مغرب زدہ نوجوانوں کیلئے اصلاح و ہدایت کا سامان مہیا کر دیا ہے۔

۱۲۔ کتابت و طباعت اور کاغذ کا جو نمونہ سامنے آیا وہ اتنا نفیس ہے کہ سابقہ تراجم و شروح میں یہ اہتمام نظر نہیں آتا۔ یہاں حسن ظاہری بھی ہے اور حسن باطنی بھی، گویا یہ کتاب جدید و قدیم دونوں ادوار کی نمائندہ ہے۔ جمالیاتی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو اس شرح کی نظیر نہیں۔

۱۳۔ یہ شرح تاریخی، سوانحی، لغوی، لسانی ہر پہلو سے نہایت اہم اور ممتاز ہے۔

حضرت شاہ صاحب مدظلہ العالی کی ذات گرامی خانقاہ نشیں درویشوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ نے صرف خلق الانسان علمه البیان پر نظر نہ رکھی بلکہ علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم کو بھی پیش نظر رکھا۔ درس و تدریس، وعظ و نصیحت سے بیان کا حق ادا کیا اور تصنیف و تالیف سے قلم کا حق ادا کیا۔[۱۱]

(vi) مرأة المناجیح شرح مشکوة المصابیح

شارح: مفتی احمد یارخاں نعیمی[۱۲]

(۱۲-جلد مکمل)

مصنف نے سبب تالیف اور انداز تحقیق کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

''اس کی اردو میں ایسی شرح لکھوں جو طلباء، علماء، عوام المسلمین کو یکساں مفید ہو اور جس میں نئے مذاہب اور ان کے احادیث پر نئے اعتراضات کے جوابات بھی ہوں۔ کیوں کہ مرقات اور لمعات والوں کے زمانہ میں دنیا کا اور رنگ تھا اور انہوں نے اس وقت کی ضروریات کے لحاظ سے شرحیں لکھیں۔ نیز ہمارے عوام عربی فارسی سے واقف نہ ہونے کی بناء پر ان سے فائدہ حاصل نہیں کرسکتے۔

(vii) انشراح بخاری المعروف نعیم الباری (غیر مطبوعہ)

شارح: مفتی احمد یارخاں نعیمی

مفتی صاحب نے مرقاۃ میں اس کا ذکر کیا ہے۔[۱۳] عربی زبان میں یہ شرح ہنوز زیور طبع سے آراستہ نہ ہوسکی۔

(viii) حاشیہ طحاوی (غیر مطبوعہ)

شارح: مولانا امجد علیؒ[۱۴]

اس کتاب کے پانچ سو صفحات ہی لکھے گئے تھے کہ آپ کا وصال ہوگیا۔ امتیازات درج ذیل

ہیں:

۱۔ ہر باب کے عنوان کی وضاحت

۲۔ طحاوی شریف میں مذکور احادیث کے رواۃ کے حالات کا بیان

۳۔ امام طحاوی کی بیان کردہ احادیث کی تقویت و تائید کیلئے دوسرے محدثین کی تخریج کا بیان

۴۔ الفاظ حدیث کی تشریح

۵۔ حدیث سے مستنبط احکام و نکات و اشارات

۶۔ امثال ونظائر سے مسئلہ کی وضاحت

۷۔ مخالفین کے اعتراضات کے جواب

۸۔ حدیث سے مسلک احناف کی تائید(۱۵)

(ix) بشیرالقاری شرح البخاری

شارح: غلام جیلانی میرٹھی(۱۶)

(۱۔ جلد نامکمل)

شارح اس کتاب کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

''تاکہ موجودہ دور کے طلبہ اس کے مطالب بآسانی اخذ کرسکیں۔(۱۷)

حدیث انماالاعمال بالنیات کی شرح درج ذیل نکات کے تحت کی ہے۔

باب اللغة، باب النحو، باب المعانی، باب البیان، باب البدیع، باب الاحکام، باب التصوف۔

(x) شرح صحیح مسلم

شارح: غلام رسول سعیدی(۱۸)

(۷۔جلد مکمل)

صحیح مسلم کی اردو زبان میں سات ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ضخیم ترین شرح ہے۔ ۱۴۰۰ھ میں شارح نے اس کو شروع کیا اور ۱۴۱۴ھ میں مکمل کیا۔ اس شرح کو کسی بھی حدیث کی شرح میں اقوال سلف کا انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جاسکتا ہے۔ شارح نے ائمہ اربعہ کے اقوال ذکر کرنے کے بعد عموماً اگرچہ فقہ حنفی کے قول کو ترجیح دی مگر امام صاحب رحمہ اللہ علیہ کے قول کے علاوہ کسی دوسرے کے

قول کو بھی ترجیح دی گئی ہے۔ جدید و قدیم علمی مسائل پر نقد و جرح اسکی امتیازی خصوصیت ہے۔ اعضاء کی پیوندکاری، ٹسٹ ٹیوب بی بی، پوسٹمارٹم، بیمہ، بانڈز، بلا سود بنکاری، امپورٹ لائسنس اور روٹ پرمٹ کی بیع اور ٹیلی فون پر نکاح جیسے مسائل پر ہر مکتبہ فکر کے محققین کی تحقیقات سے استفادہ کرتے ہوئے اپنا قول فیصل بیان کیا ہے اس ضمن میں امام اعظم رحمہ اللہ علیہ سے لیکر معاصرین تک (یہاں تک کہ الشیخ احمد رضا خاں اور دیگر علمائے اہل سنت پیر محمد کرم شاہ، علامہ غلام رسول رضوی) سے اختلاف، دلائل کی بنیاد پر کیا ہے۔ علاوہ ازیں اردو زبان میں غالبًا یہ پہلی شرح ہے جس میں حوالہ جات کیلئے جدید اسلوب کو اپنایا گیا ہے۔ شارح نے ہر جلد کے آخر پر مآخذ کی فہرست دی ہے۔ جن کی تعداد جلد ہفتم میں ۴۵۰ ہے۔

(xi) فصل الخطاب

شارح: صاحبزادہ محمد مطلوب الرسول للہی

(نامکمل)

دو حصوں میں احادیث مشکوۃ کا انتخاب اور مختصر شرح ہے۔ احادیث کی مختصر تشریحات کا بنیادی مآخذ مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح (از مفتی احمدیار خاں نعیمی) ہے۔ حصہ اول میں احادیث کی تعداد ۱۵۰ ہے اور دوسرے حصہ میں ۱۲۱ ہے۔ (۱۹)

(xii) تعلیمات نبویہ شرح اربعین نوویہ

شارح: محمد کریم سلطانی

(۱-جلد مکمل)

امام نووی کی جمع کردہ احادیث کی تشریح کئی علماء نے کی لیکن زیر نظر شرح تخریج احادیث اور اختصار کے حوالہ سے منفرد حیثیت کی حامل ہے۔ آخر میں مآخذ کی فہرست ہے جنکی تعداد ۱۰۵ ہے جن سے اس کتاب کیلئے کی جانے والی تحقیقی کاوشوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ شارح ایک منجھے ہوئے قلمکار ہی نہیں بیمار دلوں کے طبیب بھی ہیں اس لئے متعدد مقامات پر احادیث نبویہ کی روشنی میں اہل اسلام کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کی کامیاب سعی بھی کی ہے۔

(xiii) (i) حاشیہ سنن نسائی (شاہ وصی احمد محدث سورتی) (مطبوعہ مطبع نظامی)

(ii) حاشیہ طحاوی (شاہ وصی احمد محدث سورتی) (مطبوعہ مصر)

(iii) شروح اربعہ ترمذی پر تعلیقات۔[۲۰]

(xvi) (i) دروس ترمذی (گل احمد عتیقی) (غیر مطبوعہ)

(ii) تغریرات مشکوٰۃ (گل احمد عتیقی) (غیر مطبوعہ)

(xvii) فوائد حدیثیہ: حضرت مولانا سردار احمد محدث لائل پوری کے کتب احادیث پر لکھے گئے حواشی جنہیں جلال الدین قادری نے ''نوادرات محدث اعظم'' کی جلد اول کے صفحہ ۷۷ تا ۳۱۱ تک جمع کیا ہے۔ صرف صحیح بخاری کی جلد اول کی روشنی میں علم غیب کے اثبات کیلئے ۲۲۰ اختیار اور فضائل کے موضوع پر ۱۸۵ احادیث جمع کی ہیں۔

(xviii) فتح الباری شرح بخاری (حافظ دراز پشاوری)...... غیر مطبوعہ/پشاور یونیورسٹی کی لائبریری میں محفوظ ہے۔[۲۱]

ان علماء نے دیگر مکاتب فکر اور باطل تحریکات کے رد کو اپنی تحریروں میں خصوصی جگہ دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کتب میں علمائے دیوبند کی اختلافی عبارات کا رد اور مسئلہ تقلید کی اہمیت وغیرہ کے علاوہ سرسیداحمد خاں، پرویز، مولانا مودودی کے افکار و نظریات پر شدید جرح و تنقید ملے گی۔ اسی اختلاف کے اظہار کے لیے بعض مصنفین نے انتہائی سخت کلمات استعمال کئے اور بعض نے سنجیدہ طریقہ سے علمی رنگ اختیار کیا۔

شروح کے امتیازات

اس مکتبہ فکر کی خدمات حدیث کے درج ذیل امتیازات ہیں:

(۱) جن احادیث میں نبی اکرم ﷺ کے اوصاف و کمالات کا ذکر ہے، ان کی شرح کرتے ہوئے علم غیب، نور و بشر اور دیگر مسائل پر علمائے اہل سنت (بریلی) کے مؤقف کی وضاحت۔

(۲) معمولات اہل سنت جیسے میلاد، قیام، ایصال ثواب، اسم محمد(ﷺ) پر انگوٹھے چومنا، عرس جیسے مسائل کا احادیث کی روشنی میں جائزہ علمائے اہل سنت (بریلی) کی شروح میں بکثرت دیکھا جا سکتا ہے۔

(۳) فقہ حنفی سے تعلق ہونے کی بناء پر احناف کے مسلک کی ترجیح، بعض مقامات پر متقدمین علمائے احناف سے اختلاف کی مثالیں بھی ملتی ہیں اس سلسلہ میں الشیخ احمد رضا خاں رحمہ اللہ علیہ محدث بریلی

اور علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی کی تحقیقات دیکھی جاسکتی ہیں۔

(۴) ہر محدث نے اپنی تشریحات میں جہاں اپنے زمانے کے نئے فتنوں کی سرکوبی کیلئے کچھ لکھا وہاں زمانی ارتقاء اور نئی ایجادات کی وجہ سے نئے پیش آنے والے مسائل پر بھی احادیث کی روشنی میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ اسکی بہترین مثال علامہ غلام رسول سعیدی کی شرح صحیح مسلم ہے۔

(۲) تراجم کتب حدیث

کثیرالتعداد تراجم میں سے چند اہم درج ذیل ہیں: (نوٹ: بریکٹ میں مترجم کا نام ہے)

(۱) آب حیات (مولانا محمد صادق احمد پوری) ترجمہ مقدمہ اشعۃ اللمعات

(۲) حصن حصین (مولانا محمد صدیق ہزاروی)[۲۲]

(۳) سنن نسائی (دوست محمد شاکر، حافظ محمد عبدالستار)[۲۳]

(۴) شمائل ترمذی (مولانا محمد صدیق ہزاروی)[۲۴]

(۵) مسند امام اعظم (مولانا دوست محمد شاکر)[۲۵]

(۶) صحیح البخاری (عبدالحکیم شاہ جہان پوری)[۲۶]

(۷) سنن ابوداؤد (عبدالحکیم شاہ جہان پوری)[۲۷]

(۸) سنن ابن ماجہ (عبدالحکیم شاہ جہان پوری)[۲۸]

(۹) مشکوۃ المصابیح (عبدالحکیم شاہ جہان پوری)[۲۹]

(۱۱) جامع ترمذی (مولانا صدیق ہزاروی)[۳۰]

(۱۲) تجرید الاحادیث (امام مناوی) (فیض الحسن فیض)[۳۱]

(۱۳) موطاء امام محمد (مولانا منشا تابش قصوری)

(۱۴) اشعۃ اللمعات (عبدالحکیم شرف قادری)

(۱۵) عمدۃ المسالک فی تلخیص موطاء امام مالک (محمد یٰسین قصوری)

(۱۶) خصائص نسائی (صائم چشتی)

(۱۷) معدن الحقائق ترجمہ کنور، الدقائق (مفتی عبدالقادر) مطبوعہ لاہور

(علامہ عبدالرؤف مناوی کی صحاح ستہ سے اخذ کردہ دس ہزار حدیثوں کا مجموعہ)

(۳) اصول حدیث

اصول حدیث پر لکھی گئی چند کتب درج ذیل ہیں:

(۱) حاشیہ نخبۃ الفکر (غیر مطبوعہ) (مولانا قاضی عبدالسبحان ہزاروی)(۳۲)

(۲) حاشیہ شرح نخبۃ الفکر (مفتی محمد عبداللہ ٹونکی)(۳۳)

(۳) عمدۃ الاصول فی حدیث رسول (غلام محمود ہزاروی) مطبوعہ لاہور

(۴) الکلام المرفوع فیما یتعلق بالحدیث الموضوع (انواراللہ خاں حیدرآبادی) مطبوعہ حیدرآباد۔(۳۴)

(۵) حکم اضعاف (حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین) مکتبہ صبح نور، فیصل آباد

(۶) ضعیف اور موضوع روایات (اصول و ضوابط) (ڈاکٹر ھمایوں عباس) (تبیین القرآن، فیصل آباد)

(۷) تخریج احادیث (اصول و ضوابط) (ڈاکٹر ھمایوں عباس) مکتبہ صبح نور (زیر طبع)

(۴) مجموعہ ہائے حدیث

ذیل میں چند ایسی کتب کے نام تحریر کئے جاتے ہیں جن میں مختلف موضوعات پر یا ایک ہی موضوع پر احادیث اکٹھی کی گئی ہیں:

(۱) صحیح البخاری (مولانا شاہ محمد ظفرالدین قادری رضوی متوفی ۱۹۶۲ء)

اس کتاب میں ان احادیث کو اکٹھا کیا گیا ہے جو مؤید مسلک اہل سنت و احناف ہوں اور فقہ حنفی کا مآخذ و مصدر ہوں۔ مطبوعہ کتاب ۹۶۰ صفحات اور ۹۲۸۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ احادیث کا صرف عربی متن درج کیا گیا ہے۔ حوالہ جات کیلئے قدیم طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ ابتداء میں ۲۵ صفحات عربی میں مقدمہ ہے اس میں اصول حدیث کے متعلقہ ۲۲ فوائد درج کئے ہیں۔(۳۵)

کتاب کے شروع میں مختار الدین احمد (سابق صدرشعبہ عربی، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) نے مولانا ظفر الدین قادری کی حیات و تصانیف پر اُردو میں ۳۴ صفحات تحریر کئے ہیں۔ درج بالا تفصیلات ص:۳۳-۳۴ سے لی گئی ہیں۔

(۲) زجاجۃ المصابیح (سید عبداللہ شاہ نقشبندی محدث دکن متوفی ۱۹۶۴ء)

مشکوٰۃ المصابیح کی طرز پر اڑھائی ہزار صفحات پر مشتمل پانچ جلدوں میں شائع ہوئی ہے اسے حنفی مشکوٰۃ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے ابوالحسن زید فاروقی لکھتے ہیں:

''اس میں قطعاً اختلاف نہیں کہ ایسی کتاب ایک ہزار سال سے علماء احناف نہیں لکھ سکے۔
مولانا عبدالماجد دریاآبادی نے لکھا ہے کہ ایک ہزار برس سے حنفیوں کے کندھوں پر جو قرض تھا اس کو حیدرآبادی فاضل نے اتار دیا ہے۔''

اس کا نامکمل اردو ترجمہ نورالمصابیح کے نام سے ہوا ہے۔(۳۶)

(۳) انوارالحدیث (مولانا جلال الدین امجدی متوفی ۲۰۰۱ء)

اس کتاب کے جامع مولانا جلال الدین امجدی نے کتاب کا تعارف کرواتے ہوئے لکھا ہے:

''یہ کتاب کتنی عرق ریزی سے تیار ہوئی اس کا اندازہ مطالعہ کے بعد ہی لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۱۳ عنوان پر ہم نے ۵۵۴ احادیث کا انتخاب کیا۔ پہلے کالم میں اصل عربی عبارت کو عوام کی آسانی کیلئے اعراب کے ساتھ لکھا اور دوسرے کالم میں ترجمہ کو سلیس اردو زبان میں پیش کیا ہے۔ ہر حدیث کا مآخذ بتا دیا گیا ہے اور بعض حدیث کو کسی مصلحت سے جلد وصفحہ کے حوالے کے ساتھ نقل کیا گیا ہے اور احادیث کے معانی کی وضاحت کیلئے جگہ جگہ شارحین حدیث کے اقوال ترجمہ کے ساتھ لکھے گئے ہیں اور ہر مضمون کی مناسبت سے انتباہ کی سرخی کے تحت بہت سے اہم مسائل مستند کتابوں سے جلد وصفحہ کے ساتھ تحریر کئے گئے ہیں''۔(۳۷)

(۴) بچوں کیلئے احادیث (ڈاکٹر نور احمد شاہتاز)

سوالاً جواباً طرز پر بچوں کیلئے چالیس احادیث کا مجموعہ(۳۸)

(۵) انوار حدیث (علامہ سید محمد ہاشم)(۳۹)

(۶) علامہ محمد کریم سلطانی نے اردو ادب میں علمائے عرب کی طرز پر احادیث کے انتخاب کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ وہ ایک موضوع کی مختلف روایاتِ صحیحہ کو مختلف عنوانات کے تحت اس طرح اکٹھا کرتے ہیں کہ تمام کتب احادیث کے مختلف ابواب سے متعلقہ احادیث نقل کر دیتے ہیں۔ حدیث کی صحت کیلئے جدید و قدیم محققین کی آراء پر انحصار اور بعض مقامات پر احادیث کی مختصر تشریح بھی ہوتی ہے۔ مکتبہ صبح نور نے ان تحقیقی تصانیف کی اشاعت کا فریضہ سرانجام دیا۔ اس حوالہ سے آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں:

۱۔ علم النبی	۲۔ وضو کا سنت طریقہ
۳۔ فضائل الصلوٰۃ	۴۔ والدین سے حسنِ سلوک
۵۔ تواضع وانکساری	۶۔ اخلاص وللّٰہیت
۷۔ السلام علیکم ﴿فضائل ومسائل﴾	۸۔ مساجد کی آبادکاری

۱۰۔ سُنَّةُ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَطْيَبُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ اَزْكٰهَا

۱۱۔ آداب الدعاء

(۵) حجیت حدیث

(۱) سنت خیرالانام (پیر جسٹس محمد کرم شاہ)

اس کتاب میں منکرین حدیث کے دلائل قطعیہ اور براہین عقلیہ سے جواب دیے گئے ہیں۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور نے شائع کیا۔

(۲) فتنہ انکار حدیث (حافظ محمد ایوب دہلوی)(۴۰)

(۳) مقام سنت (مولانا محمد مشتاق احمد نظامی)(۴۱)

(۴) انوارالحدیث کی ابتدا میں علامہ راشدالقادری کا حجیت حدیث پر ایک تحقیقی مضمون۔(۴۲)

(۶) متفرق

حدیث کے حوالہ سے چند متفرق موضوعات جن پر علمائے اہل سنت نے اپنی تحقیقات رقم کیں درج ذیل ہیں۔

(۱) **تعارف حدیث (علامہ احمد سعید کاظمی)**

فضیلت حدیث، ضرورت حدیث، اصول حدیث، صحیح بخاری و مسلم کا تعارف جیسے مختلف موضوعات پر علمی شذرات۔(۴۳)

(۲) **تذکرۃ المحدثین (علامہ غلام رسول سعیدی)**(۴۴)

اس کتاب میں ائمہ حدیث کی حیات و خدمات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

(۳) **شان حبیب الباری من روایات البخاری** (علامہ غلام مصطفیٰ مجددی)(۴۵)

نبی رحمت ﷺ کی عظمت وشان کے مختلف پہلوؤں پر صحیح بخاری کی روایات کی روشنی میں توضیح وتشریح۔

(۴) **توضیح الحدیث** (ڈاکٹر خلیل احمد قادری)(۴۶)

حدیث کے مختلف موضوعات کا جائزہ۔

(۵) **احادیث اورمعاشرہ** (راجا رشید محمود)(۴۷)

معاشرہ کی اصلاح و فلاح کیلئے مختلف احادیث کی تشریح۔ (۴۸)

(۶) تخریج احادیث مکتوبات (بابر بیگ مطالی)(۴۹)

(۷) المفردات من الصحیح المسلم (علیمہ رعلیم؟ مجید)۔ (۵۰)

(۸) المفردات من الجامع الصحیح البخاری (حافظ افتخار احمد خان)۔ (۵۱)

(۹) روشنی (سید محمود احمد رضوی)۔ (۵۲)

رحمت عالم ﷺ کی حیات مبارکہ کے مختلف پہلو،احادیث کی روشنی میں۔

(۱۰)

(i) Hadith: Rules for acceptance and transmission &

(ii) Isnad and its significance.

by Dr. Abd-ul-Mustafa Azami (۵۳)

(۱۱) امام اعظم اورحدیث(مفتی احمدالدین توگیروی)۔ (۵۴)

(۱۲) چند متنازعہ امور احادیث کی روشنی میں۔ (پروفیسر محمد عبدالرسول للہی)۔ (۵۵)

۳۸ متنازعہ امور کا احادیث کی روشنی میں جائزہ۔علاوہ ازیں ۱۲۰ راویوں کاتعارف۔

(۱۳) تخریج احادیث کشف المحجوب (ڈاکٹر خالق داد ملک)۔ (۵۶)

حضرت شیخ علی ہجویری رحمہ اللہ علیہ کی معروف کتاب کشف المحجوب کی احادیث کی تخریج پر پی ایچ ڈی کا مطبوعہ مقالہ۔

(۱۴) الشرح المودود فی رواۃ سنن ابی داوٗد (۴ جلد مکمل)۔ (۵۷)

علمائے بریلی نے اپنی اسانید کو بھی تحریر کیا تاکہ طلبائے حدیث کو حدیث کی اجازت دی جاسکے۔ اس سلسلہ میں مفتی علی احمد سندھیلوی کا کام قابل قدر ہے۔ انہوں نے مختلف محدثین کی اسانید کو جمع کر کے شائع کیا ہے۔ چند کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ کفایۃ المستفید من الاحادیث المسلسلات والاسانید

۲۔ نزھۃ ریاض الاجازہ فی بعض الاحادیث المسلسلۃ

۳۔ اسانید محدث اعظم الی امام بخاری

٤۔ اسانید محدث کبیر

۵۔ اسانید دارمی

٦۔ اسانید الامام المجدد احمد رضا خاں محدث بریلوی

الی امام ربانی بواسطۃ الامام شاہ ولی اللہ

(ب) رسائل وجرائد میں شائع شدہ مضامین:

پاکستان کے مختلف شہروں سے کثیرالتعداد رسائل و جرائد ایسے ہیں جواہل سنت کے افکار و نظریات کی ترجمانی کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ جن کی تعداد تقریباً (۵۰ سے زائد) ہے۔

ان کے مضامین میں موضوعات کا تنوع ہوتا ہے۔ ان میں سے چند میں شائع ہونے والے حدیث سے متعلقہ مباحث پرمضامین کی فہرست درج ذیل ہے۔

ماہنامہ ''سوئے حجاز'' لاہور (مدیر:محمد محبوب الرسول قادری)

۱۔ حدیث قسطنطنیہ کی بصیرت افروز تشریح (مفتی محمد شفیع اوکاڑوی) جون۱۹۹۵ء

۲۔ امام احمد رضا اورخدمت حدیث (فضل حنان) جولائی۱۹۹٦ء

۳۔ اطلبوا العلم ولو کان بالصین محدثین کی نظرمیں (شہزادمجددی) مئی۲۰۰۲ء

۴۔ اطلبوا العلم ولو کان بالصین محدثین کی نظرمیں (ڈاکٹر محمد ھمایوں عباس) اکتوبر۲۰۰۲ء

۵۔ سانس لینے کے مسائل احادیث مبارکہ کی روشنی میں (محمدعبدالحکیم شرف قادری) دسمبر۲۰۰۲ء

ماہنامہ ''ضیائے حرم'' بھیرہ سرگودھا (مدیراعلیٰ:صاحبزادہ امین الحسنات)

۱۔ رمضان احادیث میں (خورشیداحمدشیخ) ۱۹۷٦ء

۲۔ حضرت ابوہریرہ ﷺ(احمدرشید) ۱۹۸٦ء

۳۔ امام مسلم (یٰسین قصوری) اکتوبر۱۹۸۹ء

۴۔ امام بخاری (یٰسین قصوری) ۱۹۸۹ء

۵۔ تین بہت بڑے گناہ (معراج الاسلام) مئی ۱۹۹۱ء

۶۔ والدین کی نافرمانی (معراج الاسلام) ۱۹۹۱ء

۷۔ حدیث بطور مفسر قرآن مجید (ڈاکٹر منیر مغل) ۱۹۹۲ء

۸۔ حفاظت حدیث کے داخلی و خارجی اصول (چوہدری عارف محمود) ۱۹۹۴ء

۹۔ اصول روایت و درایت (محمد نواز) ۱۹۹۷ء

ماہنامہ ''عرفات'' لاہور (مدیر: ڈاکٹر سرفراز نعیمی)

۱۔ قرون اولیٰ میں خدمت حدیث (دوست محمد شاکر) جولائی ۱۹۷۹ء

۲۔ ثبوت حدیث کیلئے امام اعظم کی شرائط (غلام رسول سعیدی) جنوری ۱۹۷۸ء

۳۔ ایک حدیث کی تشریح (حافظ محمد یاسین) جولائی ۱۹۸۰ء

۴۔ محفل میلاد اور غیر مستند روایات (محمد عبدالحکیم شرف قادری) ۱۹۸۳ء

۵۔ حضرت محدث اعظم مولانا سرداراحمد (محمود احمد رضا رضوی) ۱۹۸۵ء

۶۔ ایک حدیث کی تشریح (مولانا عبدالعلیم سیالوی) فروری ۱۹۸۶ء

۷۔ التزام جماعت (مولانا عبدالعلیم سیالوی) مارچ ۱۹۸۶ء

۸۔ سبعین فی شان الصدیق (علی احمد سندھیلوی) ۱۹۸۷ء

پندرہ روزہ ''الحسن'' پشاور (مدیر اعلیٰ: محمد امیر شاہ قادری گیلانی)

۱۔ آنحضور کی مقبول دعائیں (فیاض احمد کاوش) یکم نومبر ۱۹۹۵ء

۲۔ احادیث مقدسہ کی فصاحت و بلاغت (فیاض احمد کاوش) یکم جون ۱۹۹۸ء

۳۔ انوار علی کرم اللہ وجہہ الکریم ترجمہ و شرح خصائص علی از امام نسائی (ترجمہ امیر شاہ قادری گیلانی)
یکم فروری ۱۹۹۳ء تا یکم نومبر ۱۹۹۹ء تک کے شمارے

۴۔ شرح غوثیہ، شرح صحیح بخاری از شاہ محمد غوث (ترجمہ: محمد امیر شاہ قادری گیلانی)

یکم نومبر ۱۹۹۲ء تا یکم اگست ۱۹۹۸ تک کے مختلف شمارے

۵۔ علم حدیث میں عورتوں کا حصہ (ڈاکٹر ام سلمیٰ گیلانی) یکم مئی ۱۹۹۷ء تا ۱۶جون ۱۹۹۷ء

۶۔ حدیث قسطنطنیہ ادر یزید (محمدانورشاہ قادری) یکم جولائی ۱۹۹۴ء

۷۔ یا ساریہ الجبل کی تحقیق (محمدحسن علی رضوی) یکم ستمبر ۱۹۹۹ء

۸۔ آنحضرت خطبہ مبارک بسلسلہ عظمت وشان رمضان (محمدامیرشاہ قادری گیلانی) یکم فروری ۱۹۹۶ء

۹۔ تفسیر القرآن شرح صحیح بخاری کی روشنی میں (ام سلمیٰ گیلانی)

یکم فروری ۱۹۹۷ء تا یکم فروری ۱۹۹۸ء تک کے مختلف شمارے

۱۰۔ فضیلت مدینہ احادیث کی روشنی میں (سیدیاسر بخاری) ۳۰جنوری ۱۹۹۷ء

۱۱۔ ادعیہ مصطفیٰ لعلی المرتضیٰ (مفتی علی احمد سندھیلوی) نومبر ۲۰۰۰ء تا فروری ۲۰۰۱ء

(ج) دورۂ ہائے حدیث:

پاکستان کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے مدارس میں دورہ حدیث کا اہتمام بھی خدمت حدیث کا ایک پہلو ہے۔ ان شیوخ کی تحقیقات اگرچہ کتابی شکل میں شائع نہ ہوسکیں لیکن تلامذہ ان کے نوٹس تیار کرتے ہیں اور یہ علم سینہ در سینہ منتقل ہوتا ہے۔ اہل سنت کے مدارس کی نمائندگی تنظیم المدارس کرتی ہے۔ اس سے ملحق مدارس جن میں دورۂ حدیث ہوتا ہے کی تعداد ۱۳۵ سے زائد ہے۔ چند مدارس کے نام درج ذیل ہیں (بریکٹ میں شیخ الحدیث کا نام ہے):

۱۔ جامعہ نظامیہ -لاہور (مفتی عبدالقیوم ہزاروی، مولانا صدیق ہزاروی)

۲۔ جامعہ اسلامیہ -لاہور (محمدعبدالحکیم شرف قادری، مفتی محمدخاں قادری)

۳۔ جامعہ نعیمیہ-لاہور (عبدالعلیم مجددی، ڈاکٹر سرفراز نعیمی)

۴۔ جامعہ منہاج القرآن-لاہور (معراج الاسلام)

۵۔ جامعہ امجدیہ -کراچی (مفتی ظفر علی نعمانی)

۶۔ جامعہ نعیمیہ -کراچی (غلام رسول سعیدی)

۷۔ جامعہ رکن الاسلام مجددیہ-حیدرآباد (ڈاکٹر ابوالخیر زبیر)

۸۔ جامعہ رضویہ-فیصل آباد (غلام نبی)

۹۔ جامعہ قادریہ-فیصل آباد (مفتی نذیر احمد)

۱۰۔ جامعہ تبلیغ الاسلام-فیصل آباد (محمد کریم سلطانی، عبدالمجید اویسی)

۱۱۔ انوارالعلوم-ملتان (ارشد سعید کاظمی)

۱۲۔ جامعہ عالیہ قادریہ -گجرات (مفتی اشرف قادری)

۱۳۔ جامعہ محمدیہ غوثیہ-بھیرہ (قاضی محمد ایوب)

۱۴۔ جامعہ مہریہ ، سرگودھا (محمد اشرف سیالوی)

۱۵۔ جامعہ فریدیہ-ساہیوال (منظور احمد شاہ)

۱۶۔ جامعہ غوثیہ -سکھر (مفتی محمد ابراہیم قادری)

۱۷۔ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ، بھکھی منڈی بہاوالدین (مفتی محمد اصغر)

۱۸۔ جامعہ غوثیہ انوار باہو، کوئٹہ (مفتی غلام محمد قادری)

۱۹۔ جامعہ قادریہ-قبائلی علاقہ جات (صاحبزادہ نورالحق قادری)

۲۰۔ جامعہ حنفیہ فریدیہ-بصیرپور، اوکاڑہ (صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری)

حواشی

۱۔ جسولی، عبدالنعیم عزیزی، علامہ فیض احمد اویسی اور امام احمد رضا، در ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی / شمارہ نومبر ص:۴۲-۴۳

۲۔ جسولی، عبدالنعیم عزیزی، علامہ فیض احمد اویسی اور امام احمد رضا ،در ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی/شمارہ نومبر......ص:۴۲

۳۔ عیسیٰ رضوی قادری، محمد، امام احمد رضا اورعلم حدیث، شبیر برادرز لاہور 2001،ص:۵۵

۴۔ تفہیم البخاری جلد اول،ص:۴

۴-الف، حیات و خدمات کیلئے ملاحظہ فرمائیں ماہنامہ النظامیہ دسمبر 2002 جلد ۳ شمارہ ۷)

۵۔ فرید بک سٹال، لاہور (احوال حیات کیلئے سیرت صدرالشریعۃ ،ص:۲۵۰)

۶۔ نزھۃ القاری ،ص:۴۵

۷۔ مکتبہ رضوان، لاہور (افکاروحیات کیلئے دیکھئے شارح بخاری،محبوب الرسول قادری،انوار رضا جوہر آباد 1999)

۸۔ فیوض الباری جلد اول،ص:۳-۴

۹۔ منہاج القرآن، لاہور

۱۰۔ منہاج البخاری جلد اول

۱۱۔ ضیاء الدین پبلی کیشنز کراچی،

۱۲۔ نعیمی کتب خانہ گجرات (احوال حیات کیلئے تذکرہ اکابر اہل سنت از عبدالحکیم شرف قادری،ص:۵۴-۵۹)

۱۳۔ مراہ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد اول،ص:۴/نعیمی کتاب خانہ، گجرات

۱۴۔ احوال حیات کیلئے سیرت صدرالشریعۃ ص:۳۲-۸۵

۱۵۔ سیرت صدرالشریعۃ: حافظ محمد عطا الرحمٰن ،ص:۱۲۵-۱۲۷

۱۶۔ مکتبہ ضیاء السنہ (احوال حیات کیلئے ملاحظہ فرمائیں تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت لاہور، پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ لاہور۱۹۸۷،ص:۴۰۶)

۱۷۔ بشیرالقاری شرح البخاری ص:۵

۱۸۔ فریدبک سٹال لاہور (احوال حیات کیلئے تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت، لاہور ص:۴۱۱)

۱۹۔ فصل الخطاب، صاحبزادہ مطلوب الرسول، محمود پرنٹرز، لاہور ۲۰۰۱، ص:۱۴

۲۰۔ سیرت صدرالشریعۃ ص:۱۸۵/ترجمان اہل سنت،جنوری۱۹۷۹ء، کراچی ،غلام رسول سعیدی کا مضمون ،ص:۵۷

۲۱۔ تذکرہ اکابر اہلسنت، ص:۵۴۸

۲۲۔ ضیاء القران پبلی کیشنز، لاہور

۲۳۔ فریدبک سٹال، لاہور

۲۴۔ فریدبک سٹال، لاہور

۲۵۔ حامد اینڈ کمپنی، لاہور ۱۹۷۹ء

۲۶۔ فریدبک سٹال، لاہور

۲۷۔ فریدبک سٹال، لاہور

۲۸۔ فریدبک سٹال، لاہور

۲۹۔ فریدبک سٹال، لاہور

۳۰۔ فریدبک سٹال، لاہور

۳۱۔ تذکرہ اکابر اہل سنت، ص:۳۹۷

۳۲۔ مرأۃ التصانیف ص:۳۲

۳۳۔ مرأۃ التصانیف ص:۳۵

۳۴۔ مرأۃ التصانیف ص:۳۶

۳۵۔ صحیح البخاری،مولانا ظفرالدین قادری،خواجہ پرنٹنگ پریس، حیدرآباد۱۴۱۲ھ

۳۶۔ تذکرہ حضرت محدث دکن، محمد عبدالستار خان نقشبندی،الممتاز پبلی کیشنز، لاہور۱۹۹۲ ص:۱۲،۷

۳۷۔ انوارالحدیث،مولانا جلال الدین احمد امجدی،مکتبہ تنظیم المدارس، لاہور،ص:۵۱-۵۲

۳۸۔ اسکالرز اکیڈمی، کراچی ۲۰۰۱ء

۳۹۔ مرأۃ التصانیف،حافظ محمد عبدالستار سعیدی ،مکتبہ قادریہ لاہور(مختلف صفحات)

۴۰۔ مرأۃ التصانیف ص:۳۶

۴۱۔ مرأۃ التصانیف ص:۳۷

۴۲۔ انوارالحدیث ،ص:۵۳-۸۳

۴۳۔ مقالات کاظمی،جلد اول ص:۲۱۱-۳۳۴(حیات وخدمات کیلئے ملاحظہ فرمائیں حیات کاظمی ،ابوالرضا محمد طارق، بہار مدینہ پبلشرز، کراچی

۴۴۔ فرید بک سٹال، لاہور

۴۵۔ قادری رضوی کتب خانہ، لاہور

۴۶۔ برکاتی پبلشرز، کراچی

۴۷۔ اختر کتاب گھر، لاہور

۴۸۔ حیات و افکار کیلئے دیکھئے خیال وفن، لاہور، دوہا ادبی انٹرویوز نمبر-اکتوبر۲۰۰۲، شمارہ :۱۴)

۴۹۔ (پی ایچ ڈی کا مقالہ: ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی کی نگرانی میں لکھا گیا) غیر مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور

۵۰۔ ایم اے عربی کامقالہ ڈاکٹراعجاز فاروق اکرم کی نگرانی میں لکھا گیا (غیرمطبوعہ)سال۱۹۹۴-۱۹۹۶

۵۱۔ ایم اے عربی کامقالہ پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی کی نگرانی میں لکھاگیا (غیرمطبوعہ) سال۱۹۹۴-۱۹۹۶

۵۲۔ حزب الاحناف، لاہور ۱۹۸۵ء

۵۳۔ یہ دونوں مضمون Institute of Technology Sachgo کے زیراہتمام Place of Hadith in Islam میں شائع ہوئے۔

۵۴۔ مکتبۂ جمال کرم ۲۰۰۲ء

۵۵۔ حق پبلی کیشنز، لاہور

۵۶۔ پنجاب یونیورسٹی، لاہور

۵۷۔ محمدشہزاد خاں،مبشرسعید،محمداعظم خاں،صابرحسین کامنہاج القرآن یونیورسٹی، لاہور میں ایم اے کا غیرمطبوعہ مقالہ مفتی علی احمد سندھیلوی کی زیرنگرانی لکھاگیا۔

....